



(1913-2000)

علی سردار جعفری

علی سردار جعفری اُتر پردیش کے قصبہ بلرام پور میں پیدا ہوئے۔ لکھنؤ اور علی گڑھ میں تعلیم پائی۔
'ان کا شمار اردو کے اہم شاعروں، اور ادیبوں میں ہوتا ہے۔ انھوں نے ترقی پسند تحریک کو پروان
چڑھانے میں اہم رول ادا کیا۔

علی سردار جعفری کا شمار اردو کے ممتاز ترقی پسند ادیبوں میں ہوتا ہے۔ 'خون کی لکیر،
'نئی دنیا کو سلام'، پتھر کی دیوار، ایک خواب اور ان کے اہم شعری مجموعے ہیں۔ 'ترقی پسند ادب'
اور اقبال شناسی ان کی کتابیں ہیں۔ انھوں نے ایک رسالہ 'گفتگو' جاری کیا اور بیرونی ملکوں کے
سفر کیے۔

ان کی ادبی خدمات کے اعتراف میں انھیں 'گیان پیٹھ ایوارڈ' اور 'اقبال سمان' کے
علاوہ کئی اہم انعامات سے بھی نوازا گیا۔

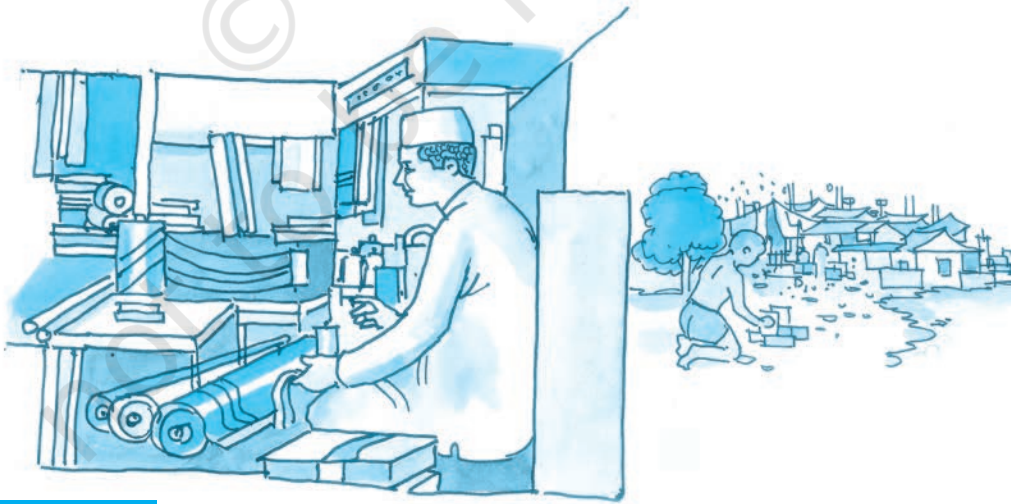
نوالا

ماں ہے ریشم کے کارخانے میں
باپ مصروف سؤتی مل میں ہے
کوکھ سے ماں کی جب سے نکلا ہے
بچہ کھولی کے کالے دل میں ہے
جب یہاں سے نکل کے جائے گا
کارخانوں کے کام آئے گا
اپنے مجبور پیٹ کی خاطر



بھوک سرمائے کی بڑھائے گا
 ہاتھ سونے کے پھول اُگلیں گے
 جسم چاندی کا دھن لٹائے گا
 کھڑکیاں ہوں گی بینک کی روشن
 خون اس کا دیے جلانے گا
 یہ جو ننھا ہے بھولا بھالا ہے
 خونیں سرمائے کا نوالا ہے
 پوچھتی ہے یہ اس کی خاموشی
 کوئی مجھ کو بچانے والا ہے

(علی سردار جعفری)



مشق

i۔ معنی یاد کیجیے

مصروف	:	کام میں لگا ہوا
کھولی	:	کوٹھری، ایک چھوٹا تنگ کمرہ
سرمایہ	:	دولت

ii۔ سوچیے اور بتائیے

- 1۔ نظم کے ابتدائی دو شعروں میں شاعر نے ماں، باپ اور بچے کی کیا حالت بیان کی ہے؟
- 2۔ بچے کے کارخانوں میں کام آنے سے شاعر کی کیا مراد ہے؟
- 3۔ بینک کی کھڑکیاں روشن ہونے کا کیا مطلب ہے؟
- 4۔ شاعر نے بچے کو خونیں سرمایے کا نوالا کیوں کہا ہے؟
- 5۔ 'کوئی مجھ کو بچانے والا ہے' کہہ کر شاعر نے ہمارے سماج کی کن کمزوریوں کی طرف اشارہ کیا ہے؟